اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر اُجامع سوانح حیات ایک عاشقِ رسول کے قلم سے

تذکرۂ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

رسالہ نمبر 13

امیرِ اہلسنّت

حضرت مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی فون: [illegible]

شہید مسجد کھارادر کراچی فون: [illegible]

maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تذکرہ امامِ احمد رضا رضی اللہ تعالٰی عنہ

شفاعت کی بشارت

رَحمتِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمَم، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، جو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔ (القولُ البدیع، ص۱۱۷، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولادت با سعادت

میرے آقا اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سُنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیروبَرَکت، حضرت علامہ مولٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی وِلادتِ باسعادت بریلی شریف کے محلّہ جسولی میں ۱۰ شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ہوئی۔ سِنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلْمُختار (۱۲۷۲) ہے۔ (حیاتِ اعلٰی حضرت، ج۱ ص۵۸، مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) آپ کا نامِ مبارَک محمّد ہے اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ (الملفوظ، حصّہ اوّل، ص۳، مشتاق بک کارنر مرکز الاولیاء لاہور)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچپن کی ایک حکایت

حضرتِ جناب سیِّد ایوب علی صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحب قراٰنِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لفظ آپ کو بتاتے تھے مگر آپ کی زَبانِ مبارک سے نہیں نکلتا تھا وہ 'زبر' بتاتے تھے آپ 'زیر' پڑھتے تھے یہ کیفیت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دادا جان حضرتِ مولانا رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے دیکھی تو حضور کو اپنے پاس بُلایا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتب نے غلطی سے زیر کی جگہ زبر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زَبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ کے دادا نے پوچھا کہ

بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عرض کی، میں ارادہ کرتا تھا مگر زَبان پر قابو نہ پاتا تھا۔ اس قسم کے واقِعات مولوی صاحب کو بارہا پیش آئے تو ایک مرتبہ تنہائی میں مولوی صاحِب نے پوچھا، صاحبزادے! سچ سچ بتادو میں کسی سے کہوں گا نہیں، تم انسان ہو یا جِنّ؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شُکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ عزّوجل کا فضل وکرم شاملِ حال ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۶۸، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

بچپن ہی سے نہایت نیک طبیعت واقع ہوئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پہلا فتویٰ

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صِرف تیرا سال دس ماہ چار دِن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اسی دِن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پاکر آپ کے والدِ ماجد نے مَسنَدِ اِفتاء آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتویٰ تحریر فرماتے رہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۲۷۹، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے اندازہ عُلُوم جلیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم وبیش پچاس علوم میں قلم اٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ توقیت (عِلْمِ۔تَو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دِن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی ملا لیتے۔ وقت بالکل صحیح ہوتا اور ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچہ علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدِّین ریاضی میں غیر مُلکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا، فرمایئے! انہوں نے کہا وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنا آسانی سے عرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وَقت کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلہ کیلئے جرمن جانا چاہتا تھا اِتفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلیمان اشرف صاحب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اِسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بصد فرحت و مَسرّت واپس تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے اس قدر مُتَاَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صوم وصلوٰۃ

کے پابند ہوگئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۲۲۳ ۔ ۲۲۸، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علمِ تکسیر، علمِ ہیئت، علمِ جَفَر وغیرہ میں کافی مہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حیرت انگیز قُوّت حافظہ

حضرت ابوحامِد سیِّد محمد محدِّث کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیلِ جواب کے لئے جُزئیاتِ فِقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ رَدُّالمحتار جلد فُلاں کے فلاں صَفْحَہ پر فلاں سَطر میں ان الفاظ کے ساتھ جُزئِیّہ موجود ہے۔ دُرِّ مختار کے فُلاں صفحے پر فلاں سَطر میں عبارت یہ ہے۔ عالمگیری میں بقیدِ جلد و صفحہ و سطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ ہِندیہ میں خَیریہ میں مَبْسُوط میں ایک ایک کتاب فِقہ کی اصل عبارت مع صفحہ و سطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وُہی صفحہ و سطر عبارت پاتے جو زبانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔ اِس کو ہم زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خُداداد قوّتِ حافِظہ سے چودہ سو سال کی کتابیں حفظ تھیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۲۱۰، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صرف ایک ماہ میں حفظ قرآن

حضرتِ جناب سیّد ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضَرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں حالانکہ میں اِس لقب کا اَہْل نہیں ہوں۔ سیّد ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی روز سے دَوْر شُروع کردیا۔ جس کا وَقت غالِباً عشاء کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔

ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بالتّرتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اس لئے ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلَط ثابت نہ ہو۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۲۰۸، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سراپا عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نمونہ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نعتیہ کلام (حدائقِ بخشش) اس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائی قلب سے نکلا ہوا ہر مِصرَعہ آپ کی سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بے پایاں عقیدت و مَحَبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کبھی کسی دُنیوی تاجدار کی خوشامد کے لئے قصیدہ نہیں لکھا، اس لئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اِطاعت و غلامی کو دِل و جان سے قبول کر لیا تھا۔ اس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک شعر میں اس طرح فرمایا ؎

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام   لِلّٰہِ الحَمد میں دُنیا سے مسلمان گیا

حُکّام کی خوشامد سے اِجتناب

ایک مرتبہ رِیاست نانپارہ (ضِلع بہرائچ یوپی) کے نواب کی مَدح میں شُعراء نے قصائد لکھے۔ کچھ لوگوں نے آپ سے بھی گزارش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحب کی مدح میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مَطلَع [1] یہ ہے ؎

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں (ﷺ)
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور مَقطَع [2] میں 'نانپارہ' کی بندِش کتنے لطیف اشارہ میں ادا کرتے ہیں ؎

کروں مَدحِ اَہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دِین 'پارہ ناں' نہیں (ﷺ)

فرماتے ہیں کہ میں اہلِ ثَروت کی مَدح سرائی کیوں کروں۔ میں تو اپنے کریم اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دَر کا فقیر ہوں مرادِین نان کا پارہ یعنی روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے یعنی میں دُنیا کے تاجداروں کے ہاتھ بکنے والا نہیں ہوں۔

[1] غزل یا قصیدہ کے شروع کا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں وہ مَطلَع کہلاتا ہے۔
[2] غزل یا قصیدے کے آخری شعر جس میں شاعر کا تخلّص ہو وہ مَقطَع کہلاتا ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیداری میں دیدارِ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حج کے لئے تشریف لے گئے تو زیارتِ نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی ۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے مَطلَع میں دامنِ رَحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے۔

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

لیکن مَقْطَع میں مذکورہ واقِعہ کی یاس انگیز کیفیت کے پیشِ نظر اپنے بے مائیگی کا نقشہ یوں کھینچا ہے ۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لئے ''کُتّے'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے مگر سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے ادَباً یہاں ''شیدا'' لکھا ہے۔

یہ غزل عرض کر کے اِنتِظار میں مُؤدّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر سے بیداری میں زیارتِ حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرّف ہوئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۲، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عزوجل ! قُربان جائیے ان آنکھوں پر کہ جنھوں نے عالمِ بیداری میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ کیوں نہ ہو کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ ''فَنا فِی الرَّسول'' کے منصب پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اس اَمر کا شاہد ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیرت کی جھلکیاں

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے ، اگر کوئی میرے دِل کے دو ٹکڑے کر دے تو ایک پر لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ اور دوسرے پر محمدرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا ہوا پائے گا۔ (سوانح امام احمد رضا، ص ۹۶، مکتبہ نوریہ رَضَویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضُور مفتیٔ اعظم ھند مولینا مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الحنان 'سامانِ بخشش' میں فرماتے ہیں ۔

خدا عزوجل ایک پر ہو تو اِک پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

مشائخِ زمانہ کی نظروں میں آپ واقعی فنافی الرَّسول تھے۔ اکثر فراقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں غمگین رہتے اور سرد آہیں بھرتے رہتے۔ پیشہ ور گستاخوں کی گستاخانہ عبارت کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی حمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تا کہ وہ جھنجھلا کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُرا کہنا اور لکھنا شروع کر دیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر اس پر فخر کیا کرتے کہ باری تعالیٰ نے اِس دَور میں مجھے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ڈھال بنایا ہے۔ طریقِ استعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے رد کرتا ہوں کہ اس طرح وہ مجھے بُرا بھلا کہنے میں مصروف ہو جائیں، اُس وَقت تک کیلئے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔ حدائقِ بخشش میں فرماتے ہیں ؎

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غُرباء کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی اِمداد کرتے رہتے بلکہ آخری وَقت بھی عزیز و اقارب کو وصیّت کی کہ غرباء کا خاص خیال رکھنا، ان کو خاطر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلَق نہ جھڑکنا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر تصنیف و تالیف میں لگے رہتے۔ نماز ساری عمر با جماعت ادا کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوراک بہت کم تھی اور روزانہ ڈیڑھ دو گھنٹہ سے زیادہ نہ سوتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ا ص ۹۲، مکتبۃ المدینہ کراچی)

سونے کا مُنفَرد انداز

سوتے وَقت ہاتھ کے اَنگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تا کہ اُنگلیوں سے لفظ "اللّٰہ" بن جائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ داہنی کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے۔ اس طرح جسم سے لفظ "محمّد" بن جاتا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ج ا ص ۹۹، مکتبۃ المدینہ کراچی)

یہ ہیں اللہ والوں اور رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشقوں کی ادائیں ؎

نامِ خدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹرین رُکی رہی!

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار پیلی بھیت سے بریلی شریف بذریعۂ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر ایک دو منٹ کے لئے ریل رُکی۔ مغرب کا وقت ہوچکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز کے لئے پلیٹ فارم پر اُترے۔ ساتھی پریشان تھے کہ ریل چلی جائے گی تو کیا ہوگا لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اطمینان سے اذان دلوا کر جماعت سے نماز شروع کردی۔ اُدھر ڈرائیور انجن چلاتا ہے لیکن ریل نہیں۔ چلتی انجن اُچھلتا اور پھر پٹری پر گرتا ہے۔ ٹی ٹی، اسٹیشن ماسٹر وغیرہ سب لوگ جمع ہوگئے، ڈرائیور نے بتایا کہ انجن میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اچانک ایک پنڈت چیخ اُٹھا کہ وہ دیکھو کوئی دَرویش نماز پڑھ رہا ہے، شاید ریل اسی وجہ سے نہیں چلتی ؟ پھر کیا تھا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد لوگوں کا ہجوم ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اطمینان سے نماز سے فارِغ ہو کر جیسے ہی رُفَقا کے ساتھ ریل میں سُوار ہوئے تو ریل چل پڑی۔

سچ ہے جو اللہ کا ہوجاتا ہے کائنات اس کی ہوجاتی ہے۔

تصانیف

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف عنوانات پر کم وبیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے، لیکن افسوس کہ سب کو نقل نہ کیا جاسکا، جو نقل کئے گئے تھے ان کا نام "العطایا النّبویہ فی الفتاویٰ رضویہ" رکھا گیا۔ فتاویٰ رَضویہ (جدید) کی ۳۰ جلدیں ہیں، جن کے کل صَفحات: 21656، کل سُوالات و جوابات: 6847 اور کل رسائل: 206 ہیں۔ (فتاویٰ رَضویہ (جدید)، ج ۳۰، ص ۱۰، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

ہر فتوے میں دلائل کا سَمُندر موجزن ہے۔ قرآن و حدیث، فِقہ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وُسعتِ نظری کا اندازہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ کے مُطالعے سے ہی ہوسکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چند دیگر کُتُب کے نام دَرج ذیل ہیں:۔ سُبحٰنُ السُّبُّوح عَن عیبِ کِذبِ مَقبُوح سچے خدا پر جھوٹ کا بہتان باندھنے والوں کے رَدّ میں یہ رسالہ تحریر فرمایا جس نے مخالفین کے دَم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے۔ نُزُولِ آیاتِ فُرقان بَسُکونِ زمین و آسمان اس کتاب میں آپ نے قرآنی آیات سے زمین کو ساکن ثابت کیا ہے سائنسدانوں کے اس نظریے کا کہ زمین گردش کرتی ہے رَدّ فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں یہ کتابیں تحریر فرمائیں:۔ اَلمُعتَمَدُ المُستَنَد، تَجَلِّیُ الیقین اَلکَوکَبَةُ الشّھابِیة، سِلّ السُّیُوف الھِندیہ، حیاتُ الاموات وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ترجمۂ قرآن شریف

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے قرآنِ مجید کا ترجمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے۔ (سوانح امام احمد رضا، ص ۳۷۳، مکتبہ نوریہ رَضویہ سکھر) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ترجمہ کا نام 'کنزُالایمان' ہے، جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خلیفہ صدرُالافاضل مولانا سیّد نعیم الدّین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حاشیہ لکھا ہے۔

وفات حسرت آیات

اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی وفات سے چار ماہ بائیس دِن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دیکر ایک آیتِ قرآنی سے سالِ وفات کا اِستِخراج فرمایا تھا۔ وہ آیتِ مُبارَکہ یہ ہے:-

وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّ أَكْوَاب

ترجمۂ کنزالایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔

(سوانح امام احمد رضا، ص ۳۸۴، مکتبہ نوریہ رَضویہ سکھر)

۲۵ صفرالمظفَّر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء کو جُمُعَۃُ الْمُبارَک کے دِن ہندوستان کے وَقت بمطابق ۲ بجکر ۳۸ مِنَٹ پر، عین اذان کے وقت، اِدھر مُؤذِّن نے حَیَّ عَلَی الْفَلاح کہا اور اُدھر امامِ اہلسنّت، ولیِّ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سُنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالمِ شَرِیْعَت، پیرِطریقت، باعثِ خَیروبَرَکت، حضرت علامہ مولٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے داعیٔ اَجل کو لبیک کہا، اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

آپ کا مزارِ پُرانوار بریلی شریف میں آج بھی زِیارت گاہِ خاص وعام بنا ہوا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دربارِ رسالت میں انتظار

۲۵ صفرالمظفَّر کو بیت المقدَّس میں ایک شامی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں پایا۔ تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان اوراولیائے عِظام رحمہم اللہ تعالٰی دربار میں حاضر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے۔ شامی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں عرض کی حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ سیِّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔ شامی بُزُرگ نے عرض کیا، حضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا، ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اسی روز (یعنی ۲۵ صفرالمظفَّر ۱۳۴۰ھ) کو وصال ہوچکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ 'ہمیں احمد رضا کا اِنتظار ہے۔'

(سوانح امام احمد رضا، ص ۳۹۱، مکتبہ نوریہ رَضویہ سکھر)

یاالٰہی عزوجل جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰے ﷺ کا ساتھ ہو

سلام بدرگاہِ خیرُ الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از۔ امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنّت کا مژدہ ملا!
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبٰے سید الاسخیا
راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

وہ شہیدِ کربلا شاہ گلگوں قبا
بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقٰی و النقٰی!
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شاہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

منقبت بر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

دورِ باطل اور ضلالت ہند میں تھا جس گھڑی
تو مجدّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

تھر تھرائے کانپ اُٹھے باغیانِ مصطفیٰ
قہر بن کے ان پہ چھایا ہے امام احمد رضا

عِلم کا دریا ہوا ہے موجزن تحریر میں!
جب قلم تو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا

خلق کو وہ فیض بخشا علم سے بس کیا کہوں
علم کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

اے امامِ اہلسنّت نائب شاہِ ہُدا !
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا

فیض جاری رہے گا حشر تک تیرا امام
کام ہے وہ کر دکھایا اے امام احمد رضا

قبر پہ ہو بارشِ انوارِ حق تیری امام
ہو نبی کا تجھ پہ سایہ اے امام احمد رضا

ہے بدرگاہِ خدا **عطّار** عاجز کی دُعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا

سگِ غوث و رضا

محمد الیاس عطار قادری رَضوی عفی عنہٗ

صفر المظفر ۱۳۹۳ھ